یوم آزادی پاکستان

پاکستان 14 اگست 1947ء بروز جمعۃ المبارک آزاد ہوا، تحریک آزادی میں مرحلہ وار جو تاریخی واقعات پیش آئے ان کا مختصر تذکرہ

1: جون 1928 میں سب سے پہلے آزاد اور خود مختار اسلامی ریاست کا تصور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے پیش کیا۔

تعمیر پاکستان اور علمائے ربانی۔۔ از منشی عبدالرحمٰن ص:53

حکیم الامت۔۔ از مولانا عبدالماجد دریا آبادی ص:33

2: 29 دسمبر 1930ء میں اسی تصور آزادی کو علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے الہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدارتی خطبہ میں مزید وضاحت کے ساتھ پیش کیا

3: 10 فروری 1938ء کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک تفصیلی فتویٰ جاری فرمایا۔ (یہ فتویٰ تنظیم المسلمین کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔)

4: 15 ستمبر 1938ء کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے قائد اعظم محمد علی جناح کو ایک خط لکھا جس میں یہ بات درج تھی: "مفاہمت میں چونکہ مسلمانوں کے امور دینیہ کی حفاظت نہایت اہم اور ضروری ہے آپ شرعی مسائل میں اپنی رائے کو داخل نہ کریں بلکہ محققین سے پوچھ لیا کریں۔" جس کے جواب میں قائد اعظم نے لکھا کہ "آپ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔"

افادات اشرفیہ در مسائل سیاسیہ۔۔ از مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ ص:96

5: 24 دسمبر 1938ء کو پٹنہ میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خصوصی تربیت یافتہ افراد جن میں مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولانا شبیر علی تھانوی، مولانا عبدالغنی پھولپوری، مولانا معظم حسین امروہی اور مولانا عبدالجبار رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر علماء کرام کے نمائندہ وفد نے قائد اعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔

روئیداد۔۔ از مولانا شبیر علی تھانوی ص:5

6:    12 فروری 1939ء کو مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی قیادت میں، مفتی محمد شفیع دیوبندی اور مولانا شبیر علی تھانوی رحمہا اللہ نے قائد اعظم محمد علی جناح سے تفصیلی ملاقات کی اس موقع پر قائد اعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ نے فرمایا: ”دنیا کے کسی مذہب میں سیاست مذہب سے الگ ہو یا نہ ہو میری سمجھ میں اب خوب آگیا ہے کہ اسلام میں سیاست مذہب سے الگ نہیں بلکہ مذہب کے تابع ہے۔“

روئیداد۔۔ از مولانا شبیر علی تھانوی ص:7

7:    23 مارچ 1940ء کو اقبال پارک لاہور میں الگ اسلامی ریاست کی قرارداد پیش کی گئی جو اگلے دن 24 مارچ 1940ء کو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ یہ قرارداد لاہور اور قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہے۔

8:    23 اپریل 1943ء کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے منعقدہ اجلاس میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو بطور خاص دعوت دی گئی اور یہ استدعا کی گئی کہ آپ تشریف لائیں اور اپنے قیمتی ارشادات سے نوازیں اگر اپنی تشریف آوری ممکن نہ ہو تو کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجیں۔

خاتمۃ السوانح۔۔ از عزیز الحسن مجذوب ص:171

9:    4 جولائی 1943ء کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے علامہ شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی دونوں کو بلایا اور فرمایا: 1940ء کی قرارداد پاکستان کو کامیابی نصیب ہو گی میرا وقت آخری ہے میں زندہ رہتا تو ضرور کام کرتا مشیت ایزدی یہی ہے کہ مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن قائم ہو۔ قیام پاکستان کے لیے جو کچھ ہو سکے کرنا اور اپنے مریدوں کو بھی کا کام کرنے پر ابھارنا۔ تم دونوں عثمانیوں میں سے ایک میرا جنازہ پڑھائے اور دوسرا عثمانی؛ جناح صاحب کا جنازہ پڑھائے گا۔

قائد اعظم کا مذہب وعقیدہ۔۔۔ از منشی عبد الرحمٰن ص:249

نوٹ: حضرت تھانوی کا جنازہ مولانا ظفر احمد عثمانی جبکہ قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ علامہ شبیر احمد عثمانی نے پڑھایا۔

10:    11 نومبر 1945ء میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: پاکستان ایک اصطلاحی نام ہے یہ نام سن کر کسی کو بھی غلط فہمی یا خوش فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ اس خطہ میں فوراً بلا تاخیر خلافت

راشدہ یا خالص قرآنی اور اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی ضرورت سے زیادہ امیدیں دلانا توقعات باندھنا کسی عاقبت اندیش، حقیقت پسند کے لیے زیبا نہیں۔ ہاں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان ایک ایسا ابتدائی قدم ہے جو انجام کار قرآنی اصول کے مطابق احکم الحاکمین کی حکومت عادلہ قائم ہونے پر کسی وقت منتہی ہو سکتا ہے۔

عصر جدید کلکتہ، منشور دہلی بمطابق 12 نومبر 1945

11: 26 دسمبر 1945 کو دارالعلوم دیوبند کے عظیم الشان جلسے سے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: عرصہ دراز کی کاوشوں اور غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر حصول پاکستان کے لے میرے خون کی ضرورت ہو تو میں اس راہ میں اپنا خون دینا باعث افتخار سمجھوں گا اور اس سے ہر گز دریغ نہ کروں گا اس ملک میں ملت اسلامیہ کا وجود و بقا اور مسلمانوں کی باعزت زندگی قیام پاکستان سے وابستہ ہے میں اپنی زندگی کو کامیاب سمجھوں گا اگر اس مقصد کے حصول میں کام آ جاؤں۔

حیات محمد علی جناح، بحوالہ تعمیر پاکستان ص118

12: 3 جون 1947ء کو تقسیم ہند کے منصوبے میں صوبہ سرحد اور سلہٹ میں ریفرنڈم اور عوام کی مرضی معلوم کرنے کی بات آئی اس بارے قائد اعظم متفکر تھے کہ یہ علاقے ہمیں کس طرح ملیں گے اور فرمایا: سرحد پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور سلہٹ کا علاقہ بھی مشرقی پاکستان کے لیے ایسا ہی ہے میں دل سے چاہتا ہوں کہ پاکستان اس ریفرنڈم میں کامیاب ہو۔۔ سلہٹ کا محاذ علامہ ظفر احمد عثمانی نے جبکہ سرحد کا محاذ علامہ شبیر احمد عثمانی نے سنبھالا۔ بالآخر سرحد پاکستان کا حصہ بن گیا۔

تعمیر پاکستان۔۔از منشی عبدالرحمٰن ص:129

13: 11 جون 1947ء کو علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا ظفر احمد عثمانی اور مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ قائد اعظم محمد علی جناح کو پاکستان کی قانونی جنگ جیتنے کی مبارک باد دینے قائد اعظم کے مکان پر گئے۔ قائد اعظم نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا، مصافحہ کے بعد اپنے پاس بٹھایا، اس موقع پر علامہ شبیر احمد عثمانی نے قائد اعظم کو حصول پاکستان پر مبارک باد پیش کی تو قائد اعظم نے برملا کہا: مولانا یہ مبارک باد آپ کو ہے آپ کی ہی کوششوں سے یہ کامیابی ہوئی ہے

تعمیر پاکستان از منشی عبدالرحمٰن ص 127

14: 10 اگست 1947ء کو کراچی میں غیر منقسم ہندوستان کی نو منتخب شدہ دستوریہ کا پہلا اجلاس لارڈ ماؤنٹ بیٹن

کے حکم پر ہوا۔ دستور یہ کے ارکان میں قائد اعظم محمد علی جناح اور علامہ شبیر احمد عثمانی بطور خاص اس اجلاس میں شریک ہوئے، علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے اس پہلے اجلاس کا افتتاح درج ذیل آیات مبارکہ سے کیا:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

سورۃ آل عمران آیت:26

15: 11 اگست کو قائد اعظم کو دستور یہ کا صدر منتخب کیا گیا۔

16: 12 اگست کو اسمبلی نے شہریوں اور اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی۔

17: 14 اگست کو یوم آزادی کے موقع پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کراچی آئے دستور یہ پاکستان سے خطاب کیا اور ہمیشہ کیلیے اس ملک سے چلے گئے۔

18: 27 رمضان المبارک یعنی 14 اگست 1947ء بروز جمعۃ المبارک ملک کی سب سے بڑی مقتدر ہستی یعنی قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے علماء ربانی کی تاریخی خدمات کے اعتراف کے طور پر پاکستان کے پرچم کشائی کا اعزاز علامہ شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی کو بخشا۔ کراچی میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے اور ڈھاکہ میں مولانا ظفر احمد عثمانی نے تلاوت قرآن مجید اور مختصر تقریر کے بعد اپنے متبرک ہاتھوں سے آزاد پاکستان کا پرچم آزاد فضا میں لہرا کر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کو اسلامی ممالک کی برادری میں شامل کرنے کی رسم کا افتتاح کیا۔ پاکستانی فوجوں نے پرچم پاکستان کو پہلی سلامی دی........ اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اسلامی سلطنت کے قیام کی جو آواز سب سے پہلے جون 1928ء میں دربار اشرفیہ سے بلند ہوئی تھی اس کے خدام نے اگست 1947ء میں اس کی رسم افتتاح ادا کی۔

تعمیر پاکستان از منشی عبد الرحمان ص:136

یہ پیارا وطن اللہ تعالیٰ کی طرف سے طویل جدوجہد اور بہت سی قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے ہم سب کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

اس کی سلامتی واستحکام میں، تعمیر وترقی میں، قیام امن وامان میں اور اس کی حفاظت کے لیے ہمیں مل کر اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔

پاکستان کی اسلامی اور تاریخی حیثیت پر مشتمل میری کتاب میرا پاکستان اردو اور انگلش دونوں زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔

اردو لکھنے پڑھنے والے "میرا پاکستان" اور انگلش لکھنے پڑھنے والے My Pakistan کا ضرور مطالعہ کریں ان شاءاللہ اسے بے حد مفید پائیں گے۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم